موت کا ذائقہ

11-July-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 271 صفحات پر مشتمل کتاب **"آبِ کوثر"** کے صفحہ نمبر 202، 201 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے، وہ سُنیے اور کثرتِ درود کی سچے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست، جاں کنی کی کڑواہٹ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ پاک موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" کے صفحہ 553 پر ہے: (ایک بار اللہ پاک کے نبی) حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر سے گزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرض کی: "اے رُوْحُ اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قبر والے کو زِندہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔" چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قبر کے قریب دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زِندہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِندہ

فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: یہ سفیدی تو تمہارے زمانے میں نہیں تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: یا رُوحَ اللہ! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہو چکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عَرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: میرے انتقال کو چار ہزار سال گزر چکے ہیں مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کا ذائقہ بہت تلخ ہے، اس کی کڑواہٹ بڑی تیز ہے۔ غور کیجئے کہ جب چار ہزار سال گزرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ ختم نہیں ہوئی تو جس وقت موت آئے گی اس وقت جو موت کی کڑواہٹ اور تلخی محسوس ہو گی اس کا حال کیا ہو گا اور اس میں کتنی شدت ہو گی؟

دوسری بات یہ بھی سماعت فرمائیں کہ اس روایت میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ ان کے بال کیسے سفید ہو گئے جبکہ ان کے دور میں سفید نہیں ہوتے تھے، تو یاد رکھیں کہ روئے زمین پر سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بال سفید ہوئے، ان سے پہلے لوگ بوڑھے ہوتے تھے مگر ان کے بال سفید نہیں ہوتے تھے، سب سے پہلے جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بال سفید ہوئے تو آپ نے اللہ پاک سے عرض کی: مالک یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: یہ وقار ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! میرے وقار کو مزید بڑھا دے۔ (مرآۃُ المناجیح، ۶/۱۹۳ ملخصًا) تو حضرت سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زمانہ چونکہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلے کا ہے اس

لیے ان کے دور میں بال سفید نہیں ہوتے تھے، اسی لیے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے پوچھا کہ بال سفید کیوں ہوئے ہیں؟

یہاں اس مدنی پھول پر بھی غور کیجئے! کہ حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے جَلِیْلُ الْقَدر اور اُولُوالْعَزْم (حوصلے والے) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں، یہ اُن چند خُوش نصیبوں میں شامل تھے جو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے تھے۔ نبی کا بیٹا، نبی کا صحابی اور مقربِ الٰہی ہونے کے باوُجود ان کا حال یہ ہے کہ قیامت آجانے کے خوف نے ان کے سارے بال سفید کر دیئے۔ انہیں ایسا خوف لاحِق ہوا کہ اِن کے سارے بال سفید ہوگئے۔ ہمیں خود کو دیکھنا چاہیے کہ ہم کہاں ہیں؟

قیامت کیا ہے؟

یقیناً بطورِ مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت برحق ہے۔ قیامت کہتے کسے ہیں؟ آیئے! سماعت کیجئے: اللہ پاک نے ہر ایک کو نیکیوں کی جزا اور گناہوں کی سزا دینے کے لیے ایک دن مقرر فرمایا ہے اس دن کا نام "قیامت" ہے، اسے آخِرت اور یومِ حساب بھی کہتے ہیں۔ قیامت تب قائم ہوگی کہ جب رُوئے زمین پر اللہ پاک کا نام لینے والا کوئی بھی انسان نہ رہے گا۔(مسلم،کتاب الایمان، باب ذھاب الایمان آخر الزمان، ص ۸۰،حدیث:۳۷۵) تب اللہ پاک کے حکم سے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے جسے سُن کر لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر مر جائیں گے۔ زمین و آسمان، ملائکہ وجنات، تمام جہان یہاں تک کہ صور اور حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام سب فنا ہو جائیں گے۔

پھر جب اللہ پاک چاہے گا حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ کرے گا اور صُور کو پیدا کرکے اسے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور پھونکتے ہی پھر تمام لوگ، ملائکہ وجنات اور سب حیوانات دوبارہ زندہ

ہو جائیں گے۔(شعب الایمان، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورھم ،فصل فی صفة یوم القیامة ،۳۱۲/۱،حدیث:۳۵۳ملتقطاً) مُردے قبروں سے اٹھیں گے اور میدانِ محشر کی طرف جائیں گے۔ (بخاری،کتاب احادیث الانبیاء ،باب قول اللّٰہ تعالی :وتخذاللّٰہ ۔۔۔الخ ،۴۲۰/۲،حدیث:۳۳۴۹ملخصاً) وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔(پ۱۳،ابراھیم:۴۸)اس کو قیامت کہتے ہیں۔

کیا ہم قیامت سے ڈرتی ہیں؟

آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم قیامت سے کتنا ڈرتی ہیں؟ آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم قیامت سے کتنا خوف کھاتی ہیں؟ آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ قیامت کا کتنا ڈر ہمارے دلوں میں ہے؟ آج ہماری لاپرواہیوں اور غفلتوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے،بظاہر یوں لگتا ہے جیسے قیامت کا ڈر، جہنم کے عذاب کا ڈر، پل صراط کا ڈر، میدانِ محشر کی ہولناکیوں کا ڈر، حساب کتاب کا ڈر، عذابِ قبر کا ڈراور موت کا ڈر ہمارے دلوں سے نکلتا جا رہا ہے۔

غور کیجئے کہ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا** تو ہماری کوئی نماز قضا ہو سکتی تھی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا** تو کیا روزے رکھنے میں سستیاں ہو سکتی تھیں؟☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم زکوۃ دینے میں کوتاہی ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم سے دوسروں کی غیبتیں سرزد ہوتیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری زبانیں جھوٹ سے آلودہ ہوتیں؟☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے ہاتھ حرام کی طرف بڑھتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری آنکھیں حرام کی طرف اٹھتیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے پاؤں حرام کی طرف چل کر جاتے؟ ☆**اگر خوفِ**

قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو کیا ہمارے کان حرام سننے میں مشغول ہوتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری زبان حرام سے آلودہ ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا حرام کمائی ہمارے گھر میں داخل ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم دوسروں کے حقوق پامال کرتیں؟ اَلْغَرَض! ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا گناہوں میں ہمارا دل لگتا یا ہم نیکیاں کرنے والی بنتیں؟ یقیناً اگر ہم غور کریں تو قیامت کا خوف ہمارے دل سے کم ہوتا جارہا ہے۔

اے کاش! ہماری نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے اور ہم موت سے ڈرنے والیاں بن جائیں، **اے کاش!** ہم قبر سے ڈرنے والیاں بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرنے والیاں بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم حساب کتاب کی سختی سے ڈرنے والیاں بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم پل صراط سے ڈرنے والیاں بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم جہنم کے عذاب سے ڈرنے والیاں بن جائیں۔ یاد رکھئے! آج اگر ہم دنیا میں خوفِ خدا سے سرشار رہی تو یہی خوفِ خدا ہمیں پل صراط پار کروائے گا، چنانچہ حَضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمانِ عافیَّت نِشان کے مُطابِق خوفِ خدا کے سَبَب کمزور ضعیف اور ناتواں رہنے والے پُل صِراط کو بآسانی پار کرلیں گے۔ آج اگر دنیا میں ہم جہنم سے پناہ مانگتی رہیں تو آخرت میں بھی اس سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو جَہَنَّم سے پناہ مانگتا ہے، جَہَنَّم کہتا ہے: اے رَبّ! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تُو اُس کو پناہ دے۔ (مسند أبي يعلى، ۵/۳۷۹، حدیث: ۶۱۶۴، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! موت کا ذائقہ، موت کی تلخی اور موت کی کڑواہٹ یہ ہمارا موضوع ہے۔ جب اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت آنی ہے تو یہ بات بھی یقینی ہے کہ نزع کی کیفیت کا سامنا ہونا ہے۔ نزع کی سختیاں، سکرات کی کیفیت، ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا، روح نکلنے کی تکلیف کا سامنا کرنا یہ سب آزمائش بھرے کام ہیں۔ اللہ پاک جنہیں چاہتا ہے ان میں آسانیاں عطا فرماتا ہے۔ اے کاش کہ ان مراحل میں رحمتِ الٰہی ہمارے بھی شاملِ حال ہو جائے۔ آج عمومی صورتحال یہ ہے کہ ایک کثیر تعداد ہے جو موت اور اس کی سختیوں سے غافل دکھائی دیتی ہے۔ حالانکہ موت اور اس کی سختیوں سے زیادہ مشکل شاید کوئی اور مرحلہ اس دنیا میں نہیں ہے۔ جب کسی پر جاں کنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے اس وقت کی تکلیف جیسی کوئی اور تکلیف نہیں، اس وقت کے درد جیسا کوئی اور درد نہیں اور اس وقت کی آزمائش جیسی کوئی اور آزمائش نہیں۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تَعالٰی ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶، ق:۱۹)

موت کی تکلیف مردہ ہی جانتا ہے

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: سر کی آنکھوں سے موت کو دیکھنا اور مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کا مُشاہدہ کرنا اور اس وقت دل میں پیدا ہونے والے خوف اور گھبراہٹ کو جھیلنا ایک ایسا اَمر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان

کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔ اِس کی حقیقت وُہی جانتا ہے جو اس مَرحلے سے گُزر چکا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۸۳)

احادیثِ طیبہ میں بیان کردہ نزع کی شدت

نزع کے وقت آنے والی تکلیف کو میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مقامات پر بیان فرمایا ہے، آیئے! اس بارے میں چند احادیثِ طیبہ سنتی ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سو وَار کے برابر ہے۔(1)
2. بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موت اوراس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔(2)
3. دو جہاں کے راج والے مصطفےٰ، عرش کی معراج والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مَریض کی عِیادت کی، پھر اِرشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اس پر کیا گُزر رہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثر نہ ہو رہا ہو۔(3)
4. آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین

---

1 . . . موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من الله، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۲

2 . . . موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من الله، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۴

3 . . . مسند البزار، مسند سلمان الفارسی، ۶/ ۴۸۰، حدیث: ۲۵۱۲

وآسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ پاک کے حکم سے مَر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر جاتی ہے۔[1]

5. ایک اور مقام پر فرمایا: **مُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ** "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضَربِ تلوار سے سَخت تَر ہے"۔(کنزالعمال، کتاب الموت، باب الثانی، ۱۵/۲۴۰،حدیث ۴۲۱۸۳)

عَطا کر عافیّت تُو نَزع و قَبْر و حَشْر میں یارَبّ　　　وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

موت کی تکالیف اور ہماری نازک مزاجی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور کیجئے! ان احادیثِ طیبہ میں روح نکلتے وقت کی تکلیف اور شدت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والی شدید تکلیف اور درد میں مبتلا ہوتی ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم تو بہت نازک مزاج ہیں، ہم یہ سب کیسے برداشت کریں گی؟ ہمارا حال تو یہ ہے کہ مچھر کا ڈنک بھی ہمیں برداشت نہیں ہوتا، ہمارا حال تو یہ ہے کہ معمولی سی تکلیف ہو ہم پورا گھر سر پر اٹھالیتی ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں نزلہ وزکام بھی ہو جائے تو ہم سے سہا نہیں جاتا، ہمارا حال یہ ہے کہ پاؤں میں موچ بھی آجائے تو ہم واویلا مچادیتی ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ سر میں درد ہو تو ہم سب کے سر میں درد کر دیتی ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ جسم کا ہلکا پھلکا درد بھی ہمیں بستر سے اٹھنے نہیں دیتا،

1 ● ● ● موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من الله، ۵/۴۵۲، حدیث: ۱۹۰

جب ہم اتنی نازک مزاج ہیں تو وقتِ نزع طاری ہونے والی تکالیف کی شدت کو کیسے برداشت کریں گی؟

موت کو یاد کریں!

ذرا سوچیے تو سہی، وہ کیسا منظر ہو گا ☆جب ہماری روح ہمارے بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہو گی، ☆موت کے فِرِشتے رگ رگ سے رُوح نکال رہے ہوں گے، ☆ہمارے اَوسان خَطا ہو چکے ہوں گے، ☆ہم سب سمجھ رہی ہوں گی مگر دوسروں کو سمجھانے سے عاجز ہوں گی، ☆ہم سب دیکھ رہی ہوں گی مگر بیان کرنے کی ہمت نہیں ہو گی، ☆روح نکالنے والے فرشتے ہمارے سامنے ہوں گے ☆روح لے جانے والے فرشتے ہمیں گھیر لیں گے، ☆وہ موت جسے ہم ناپسند کرتی تھیں، وہ اپنی تمام تر حقیقتوں کے ساتھ ہمارے سامنے ہو گی، ☆وہ موت جس سے ہم بھاگتی تھیں آج ہمیں وہ بھاگنے نہیں دے گی، ☆وہ موت جس سے ہم غافل ہو گئی تھیں آج وہ ہماری غفلت کا پردہ چاک کرنے کو ہو گی، ☆وہ موت جسے ہم نے بھلا دیا تھا آج وہ ہمیں خوب یاد آ رہی ہو گی۔ ☆دنیا کا وہ ساز و سامان جو ایک ایک کر کے ہم نے اکٹھا کیا ہو گا سب ہم سے چھوٹ رہا ہو گا، ☆مال و دَولت بھی چھوٹ رہے ہوں گے، ☆بنگلہ و گاڑی بھی جدا ہو رہے ہوں گے، ☆بینک بیلنس سے بھی ہم نا امید ہو رہی ہوں گی، ☆اہل و عیال بھی ساتھ چھوڑ رہے ہوں گے، ☆ہمارا جسم ٹھنڈا پڑ رہا ہو گا، ☆پہلے پاؤں ٹھنڈے پڑیں گے ☆پھر پنڈلیاں ٹھنڈی پڑ جائیں گی، ☆پھر ٹانگوں سے روح نکل جائے گی، ☆پھر آہستہ آہستہ سارا بدن بے جان ہو جائے گا۔ ☆جسم کی گرمی دھیرے دھیرے ٹھنڈک میں بدل رہی ہو گی، ☆ایڑی سے ایڑی ملائی جا رہی ہو گی، ☆زبان تالو سے چِپک رہی ہو گی، ☆آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف چڑھ رہے ہوں گے، ☆سر ایک طرف ڈھلکنے لگے گا، ☆ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، ☆زَبان سُکڑ رہی ہو گی، ☆اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، ☆جسم کا سرخ وسفید رنگ مٹیالے رنگ میں بدل رہا ہو گا، اَلْغَرَض! عجیب بے بسی کا سماں ہو گا۔ غور کیجئے! اُس وَقْت ہم پر

کیا گزر رہی ہوگی۔ اس وقت تکلیف تو اتنی شدت کی ہوگی کہ اَلْاَمان وَالْحَفِیْظ!

حالتِ نَزع کی مَنظر کشی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَزع کی تکلیف کی شدت اور اس کی کیفیات کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے، ہر بال کی جڑ سے یہاں تک کہ سَر سے لے کر پاؤں تک کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذَرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا ہے، چیخ وپُکار کر سکتا ہے، کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے، جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ **موت کی تکلیف** اس وَقْت دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے، **موت کی تکلیف** پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، **موت کی تکلیف** کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہنے دیتی، **موت کی تکلیف** سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے، **موت کی تکلیف** زَبان کو گونگا اور باقی جِسمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی

ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا چاہے، چِلّانا چاہے، مدد مانگنا چاہے تب بھی ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈَکرانے کی آواز ہی آتی ہے، رَنگ مَٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹّی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹّی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جاچکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔(احیاء العلوم،۵/۲۰۸ ملتقطاً)

نزع میں ربِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصطفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمہ طَیِّبَہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت سے پہلے سچی توبہ کر لیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆ **قبل اس کے کہ** ہم بھی نَزع کی دَرْدناک کیفیت میں مبتلا ہو جائیں، ☆ **قبل اس کے کہ** روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆ **قبل اس کے کہ** ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆ **قبل اس کے کہ** وقتِ اجل آن پہنچے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ☆ **قبل اس کے کہ** حسرت و ندامت ہمیں گھیر لے، ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہیے۔ ہمیں موت آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ گناہ انسان سے ہی ہوتے ہیں لیکن گناہوں پر ڈَٹے رہنا، ان پر اِصرار کرتے رہنا اور توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، نیک اسلامی بہن کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرتی ہے، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتی ہے پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتی ہے، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر توبہ کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیتے ہیں اللہ پاک ان سے بہت خُوش ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصِی فَضل و کرم بھی فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۹

(پ ۶، المائدۃ: ۳۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے اس پر رُجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر ”صِراطُ الجنان“ میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ پاک اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔ (صِراط الجنان، ۲/ ۴۳۰)

مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بزرگوں کے بتائے ہوئے احوالِ موت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم موت کی تلخی اور اس کے ذائقے کے بارے میں سن رہی تھیں، اس میں شک نہیں کہ مرتے وقت مردے کو جو تکلیف ہوتی ہے اسے لَفْظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنی وفات کے اوقات میں ہمیں سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحساس دِلانے کیلئے موت کی تکلیف کو مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے! اسی بارے میں چند روایات سنتی ہیں:

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: ”مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجُود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیَّت بیان نہیں کرتا۔“ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے

والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: ”اے بابا جان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔“ تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: ”اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ اللہ پاک کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تِہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جارہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرْمیان ہوں۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب وصف الموت فی حالۃ النزع، ۵/۶۲۹، حدیث ۵۹۲۹)

موت ایسے جیسے زندہ چڑیا کو بھوننا

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام سے اللہ کریم نے پوچھا کہ موت کو کیسا پایا تو آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے جواب دیا: موت اس چڑیا کی مانند ہے جسے زندہ کڑاہی میں بھونا جارہا ہو، اب نہ تو وہ مرے کہ راحت پائے اور نہ نجات پائے کہ اُڑ جائے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الذکر و الموت و مابعدھا، باب ثالث فی سکرات الموت۔۔۔ الخ، ۵/۲۱۰)

موت کی شِدّت

ایک بُزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادت بہت زِیادہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلا دِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۵۱۷)

یاالٰہی بُھول جاؤں نَزع کی تکلیف کو

شادیِ دِیدارِ حُسنِ مُصطفےٰ کا ساتھ ہو!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم موت کی تلخی کے بارے میں سن رہی تھیں، یقیناً مادّیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے ہمیں فکرِ آخرت اور فکرِ موت سے بہت دور کر دیا ہے، ہمارے بزرگوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ پاکیزہ لوگ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے، ہمیں بھی موت کو یاد کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ بعض بزرگوں کے بارے میں تو منقول ہے کہ جب ان کے سامنے موت اور قبر و آخرت کی بات کی جاتی تو ان کی حالت غیر ہو جاتی، کسی کا جسم سُن پڑ جاتا تو کسی کے آنسوؤں کی لڑی بن جاتی، کوئی آہ و زاری میں مصروف ہو جاتا تو کوئی خوف سے بے قرار ہو جاتا۔ اے کاش! ہم بھی اپنے بزرگوں کی طرح موت اور قبر کے خوف سے بے قرار رہنے والے بن جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ موت کی سختیاں بے پناہ ہیں، لیکن اُس وَقْت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَلْوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مَوْت کی تمام سَخْتِیاں آسان ہو جائیں، حضرت علامہ مُفْتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مِرْآۃُ الْمَناجِیح میں لکھتے ہیں: "عُلَماء فرماتے ہیں کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خاص خُدّام کو اُن کے مرتے وقت کلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ (بھی) دیکھے گئے (ہیں) جنہوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بسترِ مَرگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تَعْظِیم کرو، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آ گئے۔" (مِرآۃ المناجیح، ۲/۴۲۶) کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصْطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جھلک نصیب ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چھینکنے کی سُنّتیں اورآداب کے چند مدنی پھول بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مُصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے ”**101 مَدَنی پھول**“ سے چھینکنے کی سُنّتیں اورآداب سنئے۔ پہلے 2 فرامین مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اوراگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ (مُعْجَم کبِیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) چھینک کے وَقت سر جُھکایئے، منہ چھپایئے اورآواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/ ۶۸۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائن العرفان، صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مؤکّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خُود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۱۱۹) جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) (فتاویٰ ہندیة، ۵/۳۲۶) مرآۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں

---

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶) حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶) جواب اُس صورت میں واجِب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمْد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۲۰) ☆ نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے۔ ☆ آپ نماز پڑھ رہی ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد ہوگئی۔ ☆ کئی اسلامی بہنیں موجود ہوں تو بعض نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** **اور** **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد